سوال نمبر 01

اسلام کیا ہے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام کا تعارف:

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے ایک متوازن اور مکمل تصورِ حیات دیا ہے۔ جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور زمانے کے تقاضوں کا بخوبی جواب دے سکتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا ہے۔ اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایتِ الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آلِ عمران: 19)

ترجمہ: "بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے"

اسلام کا لغوی مفہوم:

اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اس کے دوسرے لفظی معنی امن اور سلامتی کے ہیں۔

اسلام کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو خبریں اور احکام لے کر آئے۔ اُن کی تصدیق کرنا اور اُن پر عمل کرنا۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں انسان اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کی امان میں آ جاتا ہے۔

اسلام شریعت کی روشنی میں:

اسلام اور قرآن مجید:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ذیل میں کچھ آیات پیش کی گئی ہیں

1 وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
(آل عمران : 85)

ترجمہ : اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

2. إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ . (آل عمران : 19)

ترجمہ : "بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

اسلام اور احادیثِ رسول ؐ :

1. حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ؐ سے عرض کیا: "کون سا مسلمان افضل ہے؟" آپ ؐ نے فرمایا: "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔"

2. حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول ؐ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں۔"

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام کی بہت سی ایسی خصوصیات ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہے ان میں سے چند خصوصیات ذیل میں درج کی گئی ہیں

1- اسلام کا تصورِ خدا:

پہلا کلمہ مسلمان ہونے کی بنیاد اور دلیل ہے۔ اس کا پہلا حصہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے۔ جس کا ترجمہ ہے "اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یعنی اسلام میں داخل ہونے کی پہلی شرط اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ پاک کی ذات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

سورۃ الاخلاص میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو اولاد سے پاک ہونے کا تصور بھی دیا گیا ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) اللہ پاک کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور ایسا ہی ایک عقیدہ یہودیوں میں پایا جاتا ہے جس کے مطابق وہ (نعوذ باللہ) حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ پاک کا بیٹا قرار دیتے ہیں جبکہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝"

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

قرآن اللہ پاک کی ذات کو اولاد سے پاک قرار دیتا ہے۔ اسلام عقیدہِ توحید کے گرد گھومتا ہے۔ اور اسے اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ تمام عبادات ہوں یا رسومات اور معاملات اللہ تعالیٰ کی ذات کے گرد گھومتے ہیں مثلاً انصاف کا نظام، سیاسی نظام، نکاح ہو یا نمازِ جنازہ یہ سب اللہ کا دیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی ؐ میں عقیدہِ توحید کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کچھ احادیث کا حوالہ پیش کرتے ہیں

"توحید اسلامی نصاب کا پہلا موضوع ہے" (حدیث نبویؐ)

"اسلام ایک عظیم الشان قلعے کی مانند ہے۔ اور قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔ (حدیث نبویؐ)

۲۔ اسلام کا تصورِ رسالت:

اسلام کی بنیاد پہلا کلمہ ہے اور اُس کا دوسرا جز ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ محمد ؐ اللہ پاک کے رسول ہیں۔ نبی پاک ؐ کی رسالت پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان نامکمل ہے۔ پاکستانی آئین کے مطابق بھی جو شخص عقیدہِ ختم نبوت ؐ پر ایمان نہیں لاتا وہ دائرہِ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○

ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے

نبی پاکؐ نے زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ ہمیں سکھایا۔ وہ ایک بہترین معلم تھے۔ نبی پاکؐ ارشاد فرماتے ہیں

"بے شک مجھے انسانیت کی جانب معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

جس صراطِ مستقیم کا ذکر سورۃ الفاتحہ میں ہے وہ درحقیقت آپؐ کی ہی حیاتِ مبارکہ ہے۔ مثال کے طور پر قرآن میں نماز ادا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ لیکن اس کو پڑھنے کا طریقہ نبی پاکؐ نے ہمیں بتایا ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں،

"نبی پاکؐ چلتا پھرتا قرآن تھے۔"

لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن پاک ایک Theory ہے اور نبی پاکؐ اس کی practice ہیں

3 اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات:

اسلام ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ ہمیں نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی مکمل ہدایت فراہم کرتا ہے۔

انفرادی زندگی: ہم اپنی ذاتی زندگی کے ہر معاملے میں اسلام سے ہی مدد لیتے ہیں۔ مثلاً پیدائش کے وقت کان میں اذان دینے سے لے کر پرورش کرنے کے طریقوں تک سارے معاملات ہمارے دین کے تابع ہیں ہم اپنے کردار کو نبی پاکؐ کی شخصیت کو اپنا کر سلجھا سکتے ہیں۔ اور کردار سازی کا ایک طریقہ علم کا حاصل کرنا بھی ہے۔

اسلام میں علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

ہم اپنی روز مرہ کی ضروریات ذریعہ معاش کما کر پوری کرتے ہیں۔ اور ہمارے دین میں دولت کمانا بھی عبادت ہے۔ نبی پاکؐ تجارت کیا کرتے تھے۔ تو اُنؐ کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے اگر ہم تجارت کریں گے تو وہ بھی عبادت کے زمرے میں آئے گا۔ ہم خاندانی زندگی کی بات کریں تو ہمارے سارے حقوق و فرائض اسلامی تعلیمات کے گرد گھومتے ہیں۔ والدین کی اطاعت سے لے کر بچوں کی تربیت تک، میاں بیوی کے حقوق سے لے کر پڑوسیوں کا خیال رکھنے تک اسلام رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔

اجتماعی زندگی:

اسلام ایک معاشرتی دین ہے۔ اور ہمیں لوگوں سے گھلنے ملنے کا درس دیتا ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق پورے کرنا ہمارے دین کا حکم ہے۔ سیاسی نظام میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی قائم کردہ اعلیٰ ترین مثالیں موجود ہیں۔ معاشی نظام کا سود سے پاک نظام کا تصور پیش کیا گیا جس کے بعد غربت کے بادل چھٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا۔

"اگر بکری کا بچہ بھی دریائے (دجلہ) کے کنارے بھوک سے مر گیا تو اس کا جواب دہ میں ہوں گا"

انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ہو تو ہمارا دین اس کی بہترین مثال ہے جس میں چوری کے بعد ہاتھ کاٹنا دوسروں کے لئے نشانِ عبرت ہے اور چوری کی روک تھام کا بہترین حل ہے۔

بین الاقوامی تعلقات میں نبی پاکؐ کی foreign policy سے مدد لے کر اُن پر عمل کرنا بہت سے مسائل حل کر سکتا ہے۔

4. اسلام اور انسانیت:

اسلام انسانیت کا علمبردار ہے۔ اور یہ ہمیں کوئی فرق کیے بغیر تمام لوگوں کا خیال، ہمدردی، احساس، محبت اور احساس کا معاملہ کرنے کا درس دیتا ہے۔ جس میں انسانوں کے حقوق پورے کرنے کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ساتھ حُسن سلوک اور ماحولیاتی حفاظت کی ذمہ داری بھی شامل ہے۔

اسلام نے انسانیت کے بہت سے پہلو اُجاگر کیے ہیں۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں

1. کردار سازی:

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ"

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے"۔

اللہ پاک اور نبی پاک کے راستے پر چل کر اور اس پر عمل کر کے ہم نیکی کے راستوں کو پا سکتے ہیں۔ اور اپنا کردار سنوار سکتے ہیں۔

2. انسانیت کی خدمت:

جامعۃ الازہر یونیورسٹی کے پروفیسر "ڈاکٹر وسیع اللہ محمد عباس" اپنی کتاب "Key features of Islam" میں لکھتے ہیں:

"اسلام کی سب سے بڑی خوبی صدقہ جاریہ / رفاہ عامہ ہے"۔ صدقہ جاریہ سے مراد ایسے کام ہیں جن سے انسانیت کو آپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی فائدہ ہوتا رہے۔ اور یہ انسانیت کی اعلیٰ ترین مثال ہے کہ آپ کے نہ ہونے کے باوجود دنیا کو فائدہ پہنچتا رہے۔ ان کاموں میں پانی کا کولر لگوا دینا، صحرائی علاقوں میں کنواں بنوانا، شیلٹر لگوانا، ایمبولینس کے لیے عطیہ کر دینا، پنکھے لگوا دینا جیسے کام شامل ہیں۔

صدقہ:

صدقہ ایک بہترین انسانی خدمت ہے جو کہ لوگوں کے درمیان غربت ختم کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصلی نیکی وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام اور لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے"

۶۔ اسلام کا تصورِ اخلاق:

ایمان کے بعد دین کا اہم ترین مطالبہ اخلاق کو پاک کرنا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان مخلوق اور خالق دونوں سے متعلق اپنے عمل کو پاکیزہ بنائے یہی وہ چیز ہے جسے عمل صالح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ تمدن کی تبدیلی کے ساتھ شریعت کو بے شک تبدیل بھی ہوئی ہے لیکن ایمان اور عمل صالح اصل دین ہیں۔ ان میں کوئی ترمیم اور تغیر کبھی نہیں ہوا۔ قرآن اس معاملے میں بالکل واضح ہے کہ جو شخص ان دونوں کے ساتھ اللہ کے حضور میں آئے گا، اس کے لئے جنت ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ ارشاد فرمایا گیا:

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ (طٰہٰ: 75)

ترجمہ: اور جو اس کے حضور مومن ہو کر آئیں گے اس طرح کہ انہوں نے نیک عمل کیے ہوں گے، وہی ہیں جن کے لئے اونچے درجے ہیں

۷۔ اسلام کا تصورِ تزکیہ:

دین کا مقصد تزکیہ ہے۔ اس کے کمال تک پہنچنے کا ذریعہ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کا صحیح طریقے سے قائم ہو جانا ہے۔ یہ تعلق جتنا محکم ہوتا ہے۔ انسان اپنے عمل اور پاکیزگی میں اتنا ہی ترقی کرتا ہے۔ محبت، خوف، اخلاص، وفا اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نعمتوں کے لئے اعتراف کے جذبات یہ اسی تعلق کی مثالیں اور خوبیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى

ترجمہ: وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا۔

خلاصہ بحث:

اسلام مکمل سچائی ہے اور مکمل سچائی جب ظہور میں آتی ہے تو وہ ہر اعتبار سے انسانیت کے لئے برکت اور افادیت

کا ثابت ہوتی ہے۔ اور اسلام اپنے تمام تصورات میں کامل ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ علمی، اخلاقی اور معاشرتی سطح پر اسلام کا درست تصور پیش کیا جائے۔ اور مسلمانوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ اسلام کے روشن اصولوں پر عمل کر کے اسلام کے حقیقی کردار کو دنیا کے سامنے نمایاں کریں۔

———x———x———